پیغام حج

۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰھٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَ اِسۡمٰعِیۡلُ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ." (۱)

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! حج کے لئے آنے والے امتِ مسلمہ سے تعلق رکھنے والے حجاجِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جس دن توحید کے عظیم منادی حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کھائیوں اور پہاڑوں کے درمیان ایک خشک اور بے آب وگیاہ مقام پر خانۂ کعبہ کا سنگِ بنیاد رکھ رہے تھے، تو اس وقت کی دور تک دیکھنے والی نگاہوں نے بھی مستقبل میں اس گھر کے مرکزِ امید وایمان اور قبلۂ قلوب بننے کا تصور بھی نہ کیا ہوگا۔ آج خانۂ کعبہ دنیائے اسلام کا معنوی وروحانی اور امتِ اسلامیہ کے سالانہ عظیم الشان اجتماع کا مرکز ہے۔ یہ عشق وامید کا سرچشمہ، عظمت واعتماد کا عظیم سمندر اور مختلف قوموں اور نسلوں کی آپس میں ملاقات کا مقام ہے۔ اس گھر کی بنیاد رکھنے والوں

کے خلوص اور خدائے سمیع وعلیم کی طرف سے اسے درجۂ قبولیت دینے نے اس پودے کو شاخوں سے بھرے ایک ثمر آور درخت میں تبدیل کر دیا ہے۔

کیا امتِ مسلمہ اس عظیم اور پُر فیض مرکز سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہے؟ اس سوال کا جواب انتہائی افسوسناک اور دل ہلا دینے والا ہے۔ آج دنیائے اسلام بے شمار تکلیفوں اور پُرانی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ میرے خیال میں ان میں سے دس اہم مشکلات اور بیماریاں درج ذیل ہیں:

(۱) آپس کے سیاسی اور مذہبی اختلافات۔

(۲) اخلاقی اور ایمانی رشتوں کا کمزور ہونا۔

(۳) علمی اور صنعتی پسماندگی۔

(۴) سیاسی اور معاشی وابستگیاں۔

(۵) بھوک، غربت اور ذلت کے باوجود اسراف اور شاہ خرچیاں۔

(۶) خود اعتمادی کا کمزور ہونا۔

(۷) دین کو زندگی اور سیاست سے الگ کرنا۔

(۸) جدید تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں کا زوال، جبکہ قرآنِ مجید ایسی تخلیقات کا لازوال منبع و مرکز ہے۔

(۹) مغرب کی مسلط کردہ ثقافتی یلغار کے مقابلے میں سرِ تسلیم خم کرنا۔

(۱۰) اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی حرص وہوس اور ان کے ذلت آمیز لالچ، جس کے نتیجے میں اسلامی معاشروں کے عزت وشرف کا پامال ہونا ہے۔

یہ سب ایسی بیماریاں ہیں جو ایک دوسرے سے جنم لیتی ہیں، اور رفتہ رفتہ ایک طویل عرصے سے داخلی عناصر کی خیانت، بے ہمتی، جہالت اور خود سری، یا غیروں کے ظلم وستم اور دشمنی وعداوت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسلامی معاشرے کی محرومیاں انہی بیماریوں کا نتیجہ ہیں۔ لہٰذا سعادت اور کامیابی بھی ان سے مکمل نجات ہی میں مضمر ہے۔

آج اسلامی دنیا کے بے شمار قدرتی وسائل اور ذخائر غارت ہو رہے ہیں، ان کے قیمتی ثقافتی

اور فکری سرمائے کو جان بوجھ کر ثقافتی حملہ آوروں کے کھوکھلے اشتہارات کے پردوں کے پیچھے چھپادیا گیا ہے' ان کے جوانوں کی ذہنی صلاحیتوں پر ڈاکے ڈالے جارہے ہیں' ان کی توانائیوں کو خود ساختہ سیاسی اور فوجی تنازعات کی بھینٹ چڑھایا جارہا ہے۔ اخلاقی اور اعتقادی بے راہ رویوں اور پستیوں کو میڈیا کے ذریعے ان کے جوانوں کی زندگی کے مختلف شعبوں تعلیم' کھیل وغیرہ میں پہنچایا جارہا ہے' ان کے تیل کی دولت مسلسل استعماری کمپنیوں اور سود خوروں کے خزانوں اور دولت میں اضافے کا باعث بن رہی ہے اور ان کے اصلی مالکوں کے بجائے ان کے دشمنوں کو ان کے ذریعے سے مضبوط کیا جارہا ہے۔ دنیائے اسلام کے دل اور آس پاس ایشیا' افریقہ اور یورپ میں لاکھوں مسلمانوں پر ظلم وستم کے تازیانے برسائے جارہے ہیں۔ فلسطین ولبنان غاصب اسرائیل کی سنگدلی اور ظلم وبربریت کی آگ میں جل رہے ہیں اور یہ ظلم وتشدد امتِ اسلامیہ کے سیاستدانوں' علما اور روشن خیال افراد کو ان مسائل کے حل کے لئے ابھارتے ہیں۔

یہ سب کچھ ایک ایسے وقت میں ہورہا ہے جب ہر جگہ ایک جدید اور نجات بخش نظام کی تشکیل کے لئے گرانقدر سرمایہ موجود ہے اور تمام اسلامی ممالک میں تبدیلی کی خواہش اور آثار واضح طور پر نظر آرہے ہیں۔ آج ایسے اسلامی ممالک بہت کم ہوں گے جن کی نوجوان نسل میں اسلامی بیداری کا احساس' لوگوں کی اکثریت میں گہرے ایمانی جذبات' موجودہ حالات پر تشویش اور بہتر حالات کی امید واضح طور پر نظر نہ آتی ہو۔

ان تبدیلیوں کی راہ میں جو رکاوٹیں حائل ہیں ان میں سب سے پہلے وہ اندرونی سیاسی طاقتیں ہیں جو ایسے خیالات اور تمنا ہی نہیں رکھتیں۔ اور اگر ایسے موقعوں پر خود حکومت کمزور اور دوسروں کے رحم وکرم پر ہو اور خود اپنے عوام کے خلاف برسرِ پیکار ہو' تو ایسی حکومتیں لوگوں کے ساتھ مل کر عظیم اسلامی اہداف کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرسکتیں۔

دوسری طرف اسلامی دنیا کی عظمت' طاقت اور اس کے بین الاقوامی اثرات قوموں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم عالمی استکبار کی اسلام دشمنی اور دباؤ کے مقابلے

میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتی ہے' اور سیاسی' ابلاغی اور فوجی حملوں میں ان کا مقابلہ کرنے کو ناممکن سمجھتی ہے۔

دوسری طرف موجودہ دور میں حکومتِ اسلامی' یعنی جمہوری اسلامی ایران کے علمی اور حقیقی تجربات دشمنوں کے جھوٹے پروپیگنڈوں کے پردوں میں چھپا دیے جاتے ہیں اور سینکڑوں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اور دشمن کے زرخرید ہزاروں دماغ اور قلم ہر روز حقائق کو مسخ کرنے اور اس کی چھوٹی چھوٹی کمزوریوں اور غلطیوں کو اچھالنے اور کامیابیوں اور ترقیوں کا انکار کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

اگر مسلمان حج کی عظمت اور اس کی قدر و قیمت کو سمجھیں ور مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع سے بھرپور استفادہ کریں' تو امتِ اسلامیہ کے گرد ناامیدی' کمزوری اور عدم اعتماد کی جو دیوار کھڑی کی گئی ہے' اس کے ایک بڑے حصے کو گرایا جا سکتا ہے۔

حج کا موسم اسلامی دنیا کی معنوی اور روحانی عظمت و طاقت کو ہر سال محسوس طور پر بھرپور طریقے سے دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ اور مختلف قوموں کی ایک دوسرے سے شناسائی' تبادلۂ افکار اور رابطے کا باعث بن سکتا ہے۔ حج کے موقع پر تمام حجاجِ کرام اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے بارے میں (انہی کی زبانی) سچی خبریں سن سکتے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے دشمنی اور عداوت پر مبنی پروپیگنڈوں کے پردے چاک کر سکتے ہیں۔ اور بیت اللہ الحرام کے معنوی ماحول سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے اپنے ممالک میں اسلامی حاکمیت کی واپسی' عزت اور استقلال کے حصول اور اپنے ممالک میں بنیادی تبدیلی کے لئے مخلصانہ اور منظم کوششیں شروع کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہیں۔

اسلامی ممالک میں اسلامی احکام کی حاکمیت کا نفاذ ایک مبارک لیکن اعصاب شکن کام ہے۔ دوسرے مرحلے میں اس نومولود کی حفاظت' اسے مادّی و معنوی غذا بہم پہنچانا اور اس کے رشد و کمال کا بھرپور خیال رکھنا بہت مشکل اور محنت طلب کام ہے۔

ایرانِ اسلامی میں اس نومولود اسلامی حکومت کو بہت سے ظاہری اور خفیہ دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا' لیکن آج الحمدللہ یہ اپنے استقلال' ثابت قدمی اور جوانی کے مراحل سے گزر رہی ہے۔البتہ خبیث ترین استکباری طاقتوں کی جانب سے دشمنی اور عداوتوں کے طوفان اب بھی اس کے چاروں طرف منڈلا رہے ہیں۔

یہ گوہرِ نایاب (انقلابِ اسلامی) چونکہ اس صدی کا پہلا نمونہ تھا' لہٰذا یہ دوسرے ممالک کے لئے ایک رول ماڈل تھا جو امریکہ' اسرائیل اور دوسرے سودخوروں کے عالمِ اسلام میں مفادات کو خطرے میں ڈال سکتا تھا۔اسی لئے یہ (انقلابِ اسلامی) دنیا کی تمام استکباری اور ہوس پرست طاقتوں کی دشمنی اور عداوت کی لپیٹ میں آ گیا۔اندرونِ ملک انقلاب مخالف تحریکوں کو ہوا دینا دشمن کا پہلا قدم تھا۔دوسرا قدم پچھلی حکومت (پہلوی) کے کارندوں کو فعال کرنا' فوجی ریفرنڈم کی تیاری' ایک ہمسایہ حکومت کو ورغلا کر ایک ہزار تین سو کلومیٹر سرحدی فاصلے سے جنگ کو مسلط کرنا۔ان میں سے صرف ایک اقدام بھی کسی حکومت کو گرانے کے لئے کافی تھا۔لیکن جمہوری اسلامی صرف ایک قومی حکومت نہیں تھی' بلکہ یہ ایک ایسی حکومت تھی جس کی بنیاد ملت کے تمام طبقۂ فکر کے لوگوں نے اپنے گہرے ایمانی جذبے سے رکھی تھی۔اس خائن پڑوسی کے ساتھ جنگ آٹھ سال جاری رہی اور اس دوران امریکہ نے دوسرے ہمسایہ ممالک کو ہم سے بدظن اور بدگمان کرنے کی جدوجہد جاری رکھی اور ان کی طرف سے جارح ملک (عراق) کے لئے ہر قسم کی امداد کے دروازے کھول دیے گئے۔لیکن آخرکار جنگ کی آگ بھڑکانے والے اور (ہمارے خلاف) جنگ لڑنے والے تھکے ہارے شکست خوردہ حالت میں ہماری سرحدوں سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔

جمہوری اسلامی کی اکیس سالہ زندگی میں استعماری میڈیا مسلسل ہمارے خلاف یکطرفہ پروپیگنڈہ کرتا رہا۔جمہوری اسلامی کے خلاف عالمی رائے ہموار کرنے کے لئے ہر طرح کا سرمایہ فراہم کیا گیا۔امریکی وزارتِ خارجہ اور دفاع نے صہیونیت (اسرائیل) کے بڑے بڑے سرمایہ داروں کے ذریعے اسلامی جمہوریہ کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگوائیں اور وہ عالمی سیاست کے

خلاف جنگ میں اپنی تمام توانائیاں بروئے کار لائے۔

ملک کے غدار اور خیانت کار سیاسی مہرے پیسوں کی لالچ میں دشمنوں کے ایما پر ملک میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ہزاروں افراد کو شہید کر چکے ہیں' لیکن یہ شہدا اپنے خون سے ہمارے انقلاب کو ایک مظلومانہ ثبات اور استقامت عطا کر گئے ہیں۔ مختصر یہ کہ بیس سال سے زائد عرصے سے ہمارے دشمن' جن میں سرِ فہرست امریکہ اور اسرائیل ہیں' اپنی تمام تر طاقت اور قوت' وسائل اور تدبیروں کے ساتھ اس مبارک اور نومولود اسلامی جمہوریہ کے ساتھ نبرد آزما ہے۔

لیکن اس کی خواہش کے برخلاف گزشتہ بیس سالوں میں جمہوری اسلامی ایران کے نظام نے کبھی بھی اپنی ترقی' آگے بڑھنے کی لگن اور ثابت قدمی کو اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیا ہے اور آج پہلے سے کہیں زیادہ طاقت اور قوت کے ساتھ اسلام کے پیغام' اتحاد بین المسلمین اور عزتِ اسلامی کے نغمے کو' جو دشمن کی پریشانی اور گھبراہٹ کا باعث ہے' گنگنا رہا ہے۔

بانیٔ انقلابِ اسلامی ایران حضرت امام خمینیؒ کی رحلت کے گیارہ سال بعد بھی' آج جمہوری اسلامی ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے انہی کے معین کردہ اہداف کی جانب گامزن ہے۔ اس ثابت قدمی اور طاقت پر فخر کا حق سب سے پہلے تو دینِ مقدس اسلام اور اس کی عزت آفریں تعلیمات کو ہے اور دوسرے مرحلے میں ملتِ ایران کو' جو اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے اور اخلاص کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے ہوئے صبر و استقامت کے ساتھ اس کے ثمرات کی حفاظت کرتی چلی آئی ہے۔

یقیناً اگر جمہوری اسلامی کے ہم ایسے ذمے داروں کی طرف سے جانے انجانے میں کی جانے والی کوتاہیاں نہ ہوتیں' تو آج جمہوری اسلامی ایران' اسلام کے نورانی احکام و معارف کی برکتوں سے ان سے بھی بڑی مشکلات اور چیلنجز سے نمٹتے ہوئے اپنے اہداف اور مقاصد کے زیادہ قریب ہو چکا ہوتا۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی استکبار کے ذرائع ابلاغ یہ باور کرانے کی کوششوں میں مصروف

ہیں کہ ملتِ ایران اور حکومتِ اسلامی نے اپنے اہداف سے منہ موڑلیا ہے، لیکن یہ ایک ایسا ذلت آمیز جھوٹ ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں اسلامی حاکمیت کے نفاذ کی جدوجہد کرنے والوں کو مایوس کرنا اور ملک کے نوجوانوں کی ہمت اور ارادوں کو کمزور کرنا ہے۔

یہ بھی استکباری طاقتوں کی ایک چال ہے، کہ انھوں نے اکیس سال بعد ہونے والے عام پارلیمانی انتخابات کو جمہوریت کا نام دیکر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ان کے لئے اس بات کا اعتراف کرنا مشکل ہے کہ انقلابِ سلامی کے آغاز سے لیکر آج تک ہونے والے تمام انتخابات میں عوام نے بھر پور شرکت کی ہے، اس سے چار سال پہلے پچھلی پارلیمنٹ کے انتخاب اور اسی طرح تین سال پہلے صدرِ مملکت کے انتخاب میں بھی عوام کا یہی جوش وخروش تھا۔ وہ لوگ بزعمِ خویش اس بات پر خوش ہو رہے ہیں کہ شاید اسلامی حاکمیت کے مخالفین اور ایران پر استکبار کے تسلط کے خواہشمند افراد اقتدار کے مرکز تک راستہ پا کر ایک بار پھر فعال ہو جائیں گے۔ یہ امریکہ اور اس کے زرخرید غلاموں کی وہی غلط فہمیاں اور بے جا امیدیں ہیں جنھیں ملتِ ایران نے اسلام کی عظیم پالیسیوں پر عمل پیرا ہو کر ناکام بنایا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل اعتماد اور اسلام کی نورانی اور حیات بخش تعلیمات پر اپنے گہرے ایمان کے ساتھ اور عظیم ملت کی مکمل معرفت کے ساتھ، کہ میں خود بھی اسی کے درمیان سے اٹھا ہوں اور اپنی پوری عمر اسی کے ساتھ گزاری ہے اور اب بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہوں، اپنے دوست اور دشمن دونوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ ملت اپنے عظیم مقاصد اور اہداف کے حصول کے لئے اسلام کے راستے پر چلتے ہوئے سب کو دکھائے گی کہ عزت اور سربلندی، مادّی اور معنوی ترقی اور اعلیٰ انسانی اقدار کا حصول صرف اور صرف اسلام اور قرآن پر مکمل عمل پیرا ہونے میں ہے۔

امریکہ کو اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ایرانِ اسلامی پر پھر کبھی اپنا تسلط اور اقتدار قائم کر پائے گا اور اسلامی ممالک میں اسلامی حاکمیت کے لئے لوگوں کی خواہشات اور مطالبات کو مدہم کر سکے گا اور سرزمینِ فلسطین کو کسی بھی قسم کی رکاوٹ اور پریشانی کے بغیر اسرائیل

کے حوالے کر پائے گا اور دن بدن اسلامی دنیا میں اپنے خلاف اٹھنے والی نفرت کی لہروں کو خاموش کرا سکے گا۔

اگر یہ نظریہ مسلمان حکومتوں کے حکمراں طبقے میں عام ہوجائے، تو اسلام کا پرچم عزت اور افتخار کے ساتھ پوری دنیا میں لہرائے، حج اتحاد اور فکری وحدت کا حقیقی اور لازوال مرکز بن جائے، پھر دنیائے اسلام کے قدرتی وسائل اور ذخائر امتِ مسلمہ کی فلاح و بہبود پر استعمال ہوں اور اسلام کی ثقافت اور حیات آفریں احکام انسانیت کی مدد کریں۔

اللہ تعالیٰ سے اس دن کو قریب کرنے کی دعا کرتا ہوں اور آپ تمام حجاجِ کرام سے مسلمانوں کی بہتری اور ایران کی مجاہد ملت کی مدد کی درخواست کرتا ہوں اور حجاجِ کرام کو معنوی فیض و برکت کے حصول، اپنے وقار کی حفاظت اور وحدتِ اسلامی کے تحفظ اور اجتماعات میں شریک ہوکر روحانی اور معنوی ذخیرہ کسب کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید علی خامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۲۰ھ

❁❁❁

حواشی:

(۱) اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم و اسماعیل خانۂ کعبہ کی دیوار کو بلند کر رہے تھے اور دل میں یہ دعا تھی کی پروردگارا! ہماری محنت کو قبول فرمالے کہ تو بہترین سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۲۷)